© rasailojaraid.com

سلسلہ خطبات جمعہ
شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

کمالات ومحاسن خیر الامم

نحمدہ' و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمان الرحیم والذین آمنوا اشد حبا للہ صدق اللہ العظیم (آیۃ۔ بقرہ)

وقال رسول اللہ ﷺ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (بخاری ومسلم)

گزشتہ جمعہ آیت کریمہ کے ضمن میں یہ بتانے کی حتی المقدور کوشش کی۔ کہ مومن کامل کی نشانی اور خاصیت یہ ہے کہ اپنے خالق جل جلالہ سے اس کی بے پناہ محبت ہوگی اگر اللہ سے کامل محبت ہے تو ایمان بھی مضبوط ہے اگر محبت میں کمی ہے تو اپنا ایمان بھی ناقص سمجھے۔ اگر محبت کا شائبہ تک نہیں تو اپنے ایمان کے بالکل نہ ہونے کے بارے میں فکرمند ہوکر دنیا وآخرت کو تباہی سے بچانے کی طرف متوجہ ہو جائے۔

اللہ ورسول سے محبت کے تقاضے: مذکورہ حدیث میں اللہ کی محبت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی محبت کو بھی اعزہ واقارب' اپنے ماں باپ' اولاد سے بھی زیادہ جزو ایمان قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے کلام اللہ میں حضور اقدس ﷺ کی محبت کو تمام چیزوں پر فوقیت دے کر آپ سے محبت نہ کرنے والے کو سخت عذاب کا سامنا کرنے کے بارے میں خبردار کیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: قل ان کان آباؤکم وابناء کم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسٰکن ترضونھا احبّ الیکم مّن اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربّصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لایھدی القوم الفاسقین۔ (سورۃ التوبہ)

ترجمہ: ''تو کہہ دے (ان لوگوں سے) اگر تمہارے باپ' بیٹے' بھائی' عورتیں' برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور کاروبار جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو زیادہ محبوب ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد سے تو انتظار کرو اللہ کے فیصلے (یعنی عذاب کا) اور اللہ ہدایت نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو۔''

اگر ہماری محبت اللہ ورسول کے ساتھ آیت کریمہ میں بتلائے گئے اشیاء سے زیادہ ہے تو ایمان کے اعلیٰ وارفع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مقام پر فائز ہونے کے دعویٰ میں ہم سچے ہیں۔ ورنہ اللہ اور رسولؐ کے ساتھ جس قدر محبت ہوگی وہی مقدار ایمان کی بھی گی۔ جبکہ ابتداء میں تلاوت شدہ آیت وحدیث میں ہم سے مطلوب خود کو کامل مکمل محبت سے مزین کر کے کامل مومن بنانا ہے۔

رحمۃ للعالمین سے محبت اصل ایمان ہے۔ گزشتہ خطبے کے دوران اللہ جل شانہ سے محبت کی جتنی وجوہات عقلی طور پر ہوسکتی ہیں ان کی طرف اجمالاً اشارہ کر دیا تھا۔ اللہ کے بعد حضورؐ کے مرتبہ ومقام ہے ان کے ساتھ محبت رکھنے کے قرآنی دلائل ووجوہات کے علاوہ عقلی وجہ یہ بھی ہے کہ رب ذوالمنن کے ساتھ سب سے زیادہ محبت جن عقلی وزمنی حقائق کی وجہ سے لازمی ہے انہی عقلی وجوہات ودلائل کی روشنی میں رحمۃ للعالمین سے بھی محبت' اپنے نفس مال اولاد وغیرہ سے زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ واجب الوجود' صفات کمالیہ کو مستجمع ہے۔ انسان کو اپنی جن مخصوص صفات کا مظہر بنایا ہے۔ حضورؐ میں وہ صفات اور انسانوں کے مقابلہ میں بدرجہ اتم موجود بلکہ مخلوقات میں اس کا کوئی مثل اور ثانی تک نہیں۔

امت سے شفقت ومحبت کی ایک جھلک: ایمان کی نعمت سے مالا مال مومن کا عقیدہ ہی ہوتا ہے کہ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" اسی وجہ سے حضورؐ کے بے شمار اوصاف حمیدہ کے بیان کے سلسلہ میں ایک مقام پر اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے: لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم (سورۃ توبہ) "تمہارے پاس رسول آیا ہے جو تم ہی سے ہے تم کو تکلیف پہونچنا اس پر بھاری ہے۔ حریص ہے تمہاری بھلائی پر' ایمان والوں پر نہایت مشفق ومہربان ہے۔"

امت سے کمال شفقت کا ایک نمونہ: مخلوق کے ساتھ محبت ورأفت کا جو بے انتہا تعلق رب العزت کا ہے وہ انسانوں میں سب سے زیادہ محمد عربی میں بھی موجود ہے' یہی وجہ تھی کہ وہ ہروقت پوری انسانیت کے فلاح ونجاۃ کے لئے متفکر رہتے اور اپنے آپ کو تکلیف واذیت پہونچانے والے کے لئے بھی اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون کی دعائیں فرماتے۔ یہاں تک کہ اپنی جان کے دشمن اللہ کی وحدانیت کے منکر' حضور کے دعوت حق کی بیخ کنی کرنے پر کمربستہ شخص کی بیماری کا سن کر اس کی عیادت کے لئے بھی فوراً پہنچ جائے۔ فتح مکہ کے موقع پر وہ کفار جو اسلام اور حضور کے بدترین دشمن تھے۔ حضور اکرمؐ اسلام اور مسلمانوں کو انہوں نے جن تکالیف اور مصائب سے گزارا تھا ان کے اعمال ظلم وستم کا تقاضا تو یہی تھا کہ ان میں کسی کو زندہ نہ چھوڑا جاتا جیسا کہ دنیا کے ملوک وسپاہ کا وطیرہ ہے کہ انتقام کے جذبہ سے لیس ہوکر مفتوح ومغلوب قوم کی تکہ بوٹی کر دیتے ہیں۔ اب جبکہ یہ بدترین دشمن مکمل طور پر محمد عربی کے قبضہ اور رحم وکرم پر تھے۔ وہی انسانیت سے محبت کا جذبہ غالب آ کر فرماتے ہیں کہ آج تم سے وہی کہتا ہوں جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔ یہ کہتے ہی سید المرسلینؐ نے ان کو مخاطب ہوکر فرمایا۔ جاؤ آج تم سب آزاد ہو تم پر کوئی الزام نہیں۔ (جاری ہے)

© rasailojaraid.com